بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرثیہ (۱)

پرتو فگن ہوا جو رُخِ قبلۂ انام
مشہور ہو گئی وہ زمیں عرش احتشام
اور سنگریزے دُرِّ نجف بن گئے تمام
صحرا کو مل گیا شرفِ وادی السلام

کعبہ سے اور نجف سے بھی عزت سوا ہوئی
خاک اُس زمینِ پاک کی خاک شفا ہوئی

دشتِ وغا میں نورِ خدا کا ظہور ہے
ذرّوں میں روشنی تجلّی طور ہے
اک آفتابِ رُخ کی ضیا دور دور ہے
کوسوں زمینِ عکس سے دریائے نور ہے

اللہ رے حسن طبقۂ عنبر سرشت کا
میدانِ کربلا ہے نمونہ بہشت کا

www.emarsiya.com

شمع حریم لم یزلی تھا گلوئے شاہ
تاریک شب میں جیسے ہویدا ہو نورِ ماہ
اے چرخِ بے مدار یہ کیسا ستم ہے آہ
شمشیرِ شمر اور محمدؐ کی بوسہ گاہ

جس پر رسولؐ ہونٹوں کو ملتے ہوں پیار سے
کٹ جائے کربلا میں وہ خنجر کی دھار سے

کس منہ سے کیجیے لبِ جاں بخش کا بیاں
چوسی جنھوں نے احمدِ مختار کی زبان
کیا دُرِّ آبدار ہیں اس درج میں نہاں
گویا کہ موتیوں کا خزانہ ہے یہ دہاں

ذرّے زمیں پہ عکس سے سارے چمک گئے
جس وقت یہ کھلے تو ستارے چمک گئے

غل تھا زہے حسین کی شوکت زہے وقار
گویا کھڑے ہیں جنگ کو محبوبِ کردگار
رُخ سے عیاں ہے دبدبۂ شاہِ ذوالفقار
ہے نورِ حق جبینِ منوّر سے آشکار

کیونکر چھپے نہ ماہِ دو ہفتہ حجاب سے
چودہ طبق میں نور ہے اس آفتاب سے

www.emarsiya.com

مصروفِ وعظ و پند تھے سلطانِ مشرقین
جو گھر سے نکلے کھیلتے زہرا کے نورِ عین
نانا بغیر دونوں نواسوں کو تھا نہ چین
بڑھ جاتے تھے حسنؑ کبھی آگے کبھی حسینؑ

کہتے تھے دیکھیں کون قدم جلد اُٹھاتا ہے
نانا کے پاس پہلے بھلا کون جاتا ہے

اصحابِ خاص گرد تھے انجم کی طرح سب
تاباں تھا بیچ میں وہ مہِ ہاشمی لقب
سر پر ملک صفات مگس راں تھے دو عرب
جبریلؑ تہہ کئے ہوئے تھے زانوئے ادب

خادم بلال و قنبرِ گردوں اساس تھا
نعلین اُس کے پاس عصا اُس کے پاس تھا

منظوریاں تھی مدحِ گلوئے شہِ امم
یاد آ گئی مگر یہ حدیثِ غم و الم
مسجد میں جلوہ گر تھے رسولِ فلک حشم
ہلتے تھے ذکرِ حق میں لبِ پاک دم بدم

روشن تھے بام و در رُخِ روشن کے نور سے
آئینہ بن گئی تھی زمیں تن کے نور سے

www.emarsiya.com

پھر پھر کے دیکھتے تھے شہنشاہِ مشرقین
گہہ جانبِ حسنؑ تو کبھی جانبِ حسینؑ
بیٹھے جو زانوؤں پہ وہ زہرا کے نورِ عین
تھا تن کو لطف قلب کو راحت جگر کو چین

جھک جھک کے منہ رسولؐ زمن چومنے لگے
ان کا گلا تو ان کا دہن چومنے لگے

بیٹوں کو تھا علی کا اشارہ کہ بیٹھ جاؤ
لازم نہیں کہ وعظ میں نانا کو تم ستاؤ
پھیلا کے ہاتھ بولے محمدؐ کہ آؤ آؤ
شبیرؑ نے کہا ہمیں پہلے گلے لگاؤ

بھائی حسن جو آپ کی گودی میں آئینگے
ہم تم سے نانا جان ابھی روٹھ جائیں گے

مسجد میں آئے ہنستے ہوئے جب وہ گلبدن
خوشبو سے صحنِ مسجدِ جامع بنا چمن
تسلیم کو حسینؑ سے پہلے جھکے حسنؑ
خوش ہو کے مسکرانے لگے سرورِ زمن

بڑھ بڑھ کے خم سلام کو چھوٹے بڑے ہوئے
بیٹھے رہے رسولؐ ملک اٹھ کھڑے ہوئے

www.emarsiya.com

بیت الشرف میں آئے جو شبیرؑ نامدار
کرتے کو منہ پہ رکھ کے لگے رونے زار زار
دوڑیں یہ کہہ کے فاطمہؑ زہرا جگر فگار
ہی ہی حسینؑ کیا ہوا تو کیوں ہی اشکبار

تجھ کو رُلا کے غم میں مجھے مبتلا کیا
قربان ہو گئی تجھے کس نے خفا کیا

اُٹھے حسینؑ زانوئے احمدؐ سے خشمگیں
غصہ سے رنگ زرد اور آنکھوں پہ آستیں
رُخ پر پسینہ جسم میں رعشہ جبیں پہ چیں
پوچھا کدھر چلے تو یہ بولے کہیں نہیں

گھر میں اکیلے تیوری چڑھائے چلے گئے
دیکھا نہ پھر کے سر کو جھکائے چلے گئے

شبیرؑ چاہتے تھے کہ چومیں مرے بھی لب
پر کچھ گلے کے بوسوں کا کھلتا نہ تھا سبب
نانا کے منہ کے پاس یہ لاتے تھے منہ کو جب
جھک جھک کے چوستے تھے گلا سیدِ عرب

بھائی کو دیکھ کر جو حسنؑ مسکراتے تھے
غیرت سے اُن کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے تھے

www.emarsiya.com

یہ کہہ کے اوڑھ لی سرِ پُرنور پر ردا
موزے پہن کے گود میں شبیر کو لیا
در تک گئی جو گھر سے وہ دلبندِ مصطفیٰ
فضہ نے بڑھ کے بوذر و سلماں کو دی صدا

پیشِ نبیؐ حسینؑ کو گودی میں لاتی ہیں
ہٹ جاؤ سب کہ فاطمہؑ مسجد میں آتی ہیں

یہ بات سُن کے ہو گیا زہرا کا رنگ فق
بولی پسر سے رو کے وہ بنتِ رسولِ حق
صدقے گئی کرو نہ کلیجے کو میرے شق
ہے ہے یہ کیا کہا مجھے ہوتا ہے اب قلق

میرا لہو بہے گا جو آنسو بہاؤ گے
کاہے کو ماں جیے گی جو کھانا نہ کھاؤ گے

بولے حسینؑ ہم تو ہیں اس بات پر خفا
نانا نے چومے بھائی کے ہونٹھ اور مرا گلا
تم اماں جان منہ کو تو سونگھو مرے ذرا
کچھ بوئے ناگوار ہے میرے دہن میں کیا

بھائی کے لب سے اپنے لبوں کو ملاتے ہیں
اب ہم نہ جائیں گے ہمیں نانا رلاتے ہیں

www.emarsiya.com

بولے جگر کو تھام کے محبوبِ ذوالجلال
تجھ سے سُنا نہ جائیگا اے فاطمہؑ یہ حال
کس منہ سے میں کہوں کہ قلق ہے مجھے کمال
زہراؑ شہید ہوئینگے تیرے یہ دونوں لال

ماتم کی یہ خبر ابھی جبریلؑ لائے تھے
سارے ملک حسینؑ کے پرسے کو آئے تھے

آپ ان کے ناز اُٹھاتے ہیں یا شاہِ بحر و بر
پھر کس سے روٹھیں آپ سے روٹھیں نہ یہ اگر
اکثر انھیں چڑھایا ہے حضرت نے دوش پر
گیسو دئے ہیں ننھے سے ہاتھوں میں بیشتر

روٹھے تھے یہ سو قدموں پہ سر دھرنے آئے ہیں
منہ کے نہ چومنے کا گلا کرنے آئے ہیں

گھبرا کے پوچھنے لگے محبوبِ ذوالجلال
روتا ہے کیوں حسینؑ یہ کیا ہے تمھارا حال
بولیں بتول آج قلق ہے مجھے کمال
رویا ہے یہ حسینؑ کہ آنکھیں ہیں دونوں لال

آتے ہیں ہنستے روتے ہوئے گھر میں جاتے ہیں
شفقت بھی آپ ہی کرتے ہیں آپ ہی رُلاتے ہیں

www.emarsiya.com

روئے خبر یہ کہہ کے جو محبوبِ ذوالمنن
گھبرا کے منہ حسینؑ کا تکنے لگے حسنؑ
زہراؓ پکاری ہائے لٹے گا مرا چمن
میں مر گئی دہائی ہے یا سرورِ زمن

یہ کیسی آگ ہے کہ مری کوکھ جل گئی
ہے ہے چھری کلیجے پہ زہراؓ کے چل گئی

زہرا مجھے کلام کی طاقت نہیں ہے اب
حلقِ حسینؑ چومنے کا کیا کہوں سبب
اک بن میں تین روز رہیں گے یہ تشنہ لب
کٹ جائیگا گلا یہی۔ خنجر سے ہے غضب

نیزے پہ سر چڑھیگا ترے نورِ عین کا
گھوڑوں سے روند ڈالینگے لاشہ حسینؑ کا

الماس پی کے ہوئیگا بیجاں ترا حسنؑ
یہ وجہ ہے کہ چومتا ہوں اُس کا میں دہن
بھر جائیگا کلیجے کے ٹکڑوں سے سب لگن
ہوگا زمردی تری اس لال کا بدن

سوئے بہشت جب یہ جہاں سے سدھارینگے
بدکیش تیر ان کے جنازے پہ ماریں گے

www.emarsiya.com

بیٹی سے رو کے کہنے لگے شاہِ کائنات
روح الامیں نے مجھ سے تو یہ بھی کہی ہے بات
چاہو تو رد کرے یہ بلا ربِّ پاک ذات
لیکن نہ ہوئیگی مری اُمت کی پھر نجات

محبوبِ حق نثار ترے نورِ عین پر
موقوف ہے یہ امر تو قتلِ حسینؑ پر

کہنے لگی نبی سے بتولِ فلک جناب
ہے ہے میں کیا کروں مرے دل کو نہیں ہے تاب
اے بادشاہِ کون و مکاں مالک الرقاب
درگاہِ حق میں آپ کی ہے عرض مستجاب

کیجے دُعا کہ خالقِ اکبر مدد کرے
اللہ یہ بلا مرے بچّے کی رد کرے

زہرا سے رو کے کہنے لگے شاہِ نیک خو
بیٹی مجھے ستائینگے تربت میں کینہ جو
اُس وقت قتل ہوئیں گے یہ دونوں ماہ رو
دنیا میں جب نہ ہوگا علیؑ اور نہ میں نہ تو

لاشے پہ مجتبےٰ کے تو شبیرؑ روئے گا
شبیرؑ جب مرے گا تو کوئی نہ ہوئے گا

www.emarsiya.com

بچپن میں جو زباں سے کہا تھا کیا وہ کام
جس وقت رن میں ٹوٹ پڑی شہ پہ فوجِ شام
گردن جھکائے برچھیاں کھایا کیے امام
خوں میں قبا رسول کی تر ہو گئی تمام

تیغیں علی کے لال کے شانے پہ چل گئیں
چھاتی کے پار نیزوں کی نوکیں نکل گئیں

روتے ہیں آپ کس لیے یا سیدِ امم
راضی ہیں ہم پہ راہِ خدا میں ہوں جو ستم
تلواریں بھی چلیں تو نہیں مارنے کے دم
اُمت پہ اپنے سر کو تصدق کریں گے ہم

ہم راست گو ہیں بات پہ جس وقت آتے ہیں
کہتے ہیں جو زباں سے وہی کر دکھاتے ہیں

کہنے لگے حسینؑ سے پھر شاہِ بحر و بر
بتلا مجھے کہ کیا تری مرضی ہے اے پسر
نانا سے بولے چھوٹے سے ہاتوں کو جوڑ کر
اُمت کے کام آئے تو حاضر ابھی ہے سر

وعدہ کو ہم نہ بھولیں گے گو خرد سال ہیں
جھوٹے نہیں ہیں مخبرِ صادق کے لال ہیں

www.emarsiya.com

جلتی ہوئی زمیں پہ تڑپنے لگے امام
بیکس پہ ظالموں نے کیا اور اژدھام
اُس وقت شمر سے یہ عمر نے کیا کلام
ہاں تن سے جلد کاٹ سر سرورِ انام

ڈر پوتہ سُن کے فاطمہ زہرا کی آہ کو
گل کر دے شمعِ قبرِ رسالت پناہ کو

گھوڑے پہ جب سنبھلنے کی مطلق رہی نہ تاب
ہاتھوں سے باگ چھٹ گئی اور پاؤں رکاب
گرنے لگا جو خاک پہ وہ آسماں جناب
مرقد میں بے قرار ہوئی روحِ بوتراب

غل تھا کہ خاک پر شہِ کون و مکاں گرا
بس اب زمیں الٹ گئی اور آسماں گرا

تھے دو ہزار جسم شہِ بحر و بر پہ زخم
ماتھے پہ زخم تیر کے تیروں کے سر پہ زخم
گردن پہ زخم سینہ پہ زخم اور جگر پہ زخم
اور اس کے ماورا تھے بہتر جگر پہ زخم

گھوڑے پہ گہ سنبھلتے تھے گہ ڈگمگاتے تھے
غش آتا تھا تو ہر نے پہ سر کو جھکاتے تھے

www.emarsiya.com

آواز اپنی مانگی یہ زینب نے جب سنی
دوڑی نکل کے خیمہ سے سر پیٹتی ہوئی
دیکھا کہ ذبح کرتا ہے حضرت کو وہ شقی
سر پیٹ کر یہ کہنے لگی وہ جگر جلی

ہے ہے نہ تین روز کے پیاسے کو ذبح کر
ظالم نہ مصطفےٰ کے نواسے کو ذبح کر

کیوں ذبح میرے لال کو کرتا ہے بے گناہ
کیوں کاٹتا ہے میرے کلیجے کو روسیاہ
کشتی کو اہلِ بیتِ نبی کی نہ کر تباہ
میں فاطمہ ہوں عرش ہلائیگی میری آہ

ہوئیگا حشر قتل جو یہ بے وطن ہوا
یہ مر گیا تو خاتمۂ پنج تن ہوا

یہ سُن کے مستعد ہوا وہ شہ کے قتل پر
زانو رکھا حسینؑ کے سینہ پہ بے خطر
گردن پہ پھیرنے لگا خنجر جو بد گہر
آئی صدا علی کی کہ ہے ہے مرے پسر

زہرا پکاری کچھ بھی نبی سے حجاب ہے
ظالم یہ بوسہ گاہ رسالت مآب ہے

www.emarsiya.com

رو کر بیاں یہ کرتی تھی وہ سوختہ جگر
دے کر دہائی اہلِ حرم پیٹتے تھے سر
کرتا تھا ذبح شہ کو وہاں شمرِ بد گہر
فرماتے تھے یہ شاہ کہ پیاسا ہوں رحم کر

پانی دیا نہ ہائے نبی کے نواسے کو
جلّاد ذبح کرنے لگا بھوکے پیاسے کو

زخموں سے چور چور ہی زہرا کا یادگار
جس چھاتی پر میں سوتی تھی اُس پر ہی تو سوار
بابا کے حلق پر نہ پھرا اب چھری کی دھار
بدلے پدر کے سر کو مرے تن سے تو اُتار

سیّد پہ تشنہ لب پہ ستم اس قدر نہ کر
پوتی ہوں فاطمہ کی مجھے بے پدر نہ کر

بانو پکارتی تھی یہ کیا کرتا ہی لعیں
پیاسا ہی تین روز سی حیدر کا جانشیں
چلاتی تھی سکینہ کہ جینے کی میں نہیں
بابا کو ذبح کرتا ہی کیوں ای عدوئے دیں

خنجر نہ پھیر چاند سی گردن پر رحم کر
بابا کو چھوڑ دے مرے بچپن پہ رحم کر

www.emarsiya.com

فرزندِ پیمبر کا مدینے سے سفر ہے
سادات کی بستی کے اُجڑنے کی خبر ہے
درپیش ہے وہ غم کہ جہاں زیر و زبر ہے
گل چاک گریباں ہیں صبا خاک بسر ہے
گل رو صفتِ غنچہ کمر بستہ کھڑے ہیں
سب ایک جگہ صورتِ گلدستہ کھڑے ہیں

مرثیہ (۲)

آخر سرِ امامِ اُمم تن سے کٹ گیا
چلّا کے فاطمہ نے یہ زینب کو دی صدا
میداں سے جلد لیکے سکینہ کو گھر میں جا
بے جرم کٹ گیا ترے ماں جائے کا گلا
مارا بظلم شمر نے پیاسے کو جان سے
میں لٹ گئی حسینؑ سدھارے جہان سے

www.emarsiya.com